@ahlehaq.com

دلدل کھانے کا شرعی حکم:

سوال: دلدل کا گوشت کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اکثر اہل لغت نے اس کو قنفذ کی قسم میں شمار کیا ہے، ملاحظہ ہو: **قال في الصحاح : الدلدل عظيم القنافذ.** (١٦٩٩/٤)، اور فقہاء نے قنفذ کو حرام جانوروں میں شمار کیا ہے، اب آپ حکمِ شرعی سے مطلع فرما کر اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

الجواب: بڑی سیہی جس کو ہم پشتو میں شکونڑ کہتے ہیں حضرت مولانا کفایت اللہ صاحبؒ نے حرام لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو: (کفایت المفتی: ۱۴۱/۹، دارالاشاعت، طبع قدیم)، اور بعض لغت کی کتابوں میں بھی دلدل جو بڑا ہوتا ہے اور اس کو شکونڑ کہتے ہیں اور چھوٹا جس کو قنفذ اور ہم پشتو میں شیشکے کہتے ہیں دونوں کو ایک نوع شمار کیا ہے اور صرف چھوٹے اور بڑے کا فرق بتایا ہے دمیری نے جاحظ کا قول نقل کیا ہے کہ قنفذ اور دلدل میں ایسا فرق ہے جیسے بھینس اور گائے میں یا عربی اور خراسانی اونٹ میں چنانچہ علامہ دمیری لکھتے ہیں:

الفرق بين الدلدل والقنفذ كالفرق بين البقر والجواميس والبخاتي والعراب والجرد والفار، وهو كثير ببلاد الشام والعراق وبلاد المغرب فى قدر الثعلب القلطى وقال الإمام الرافعي : الدلدل على حد السخلة...

وفي الوسيط: أنه كان يعده من الخبائث، وقال ابن الصلاح : هذا غير مرضي وكأنه لم يعرف ما الدلدل ... (حيوة الحيوان: ٤٨١/١).

اور لغت کی عام کتابوں میں بھی دونوں کو ایک نوع شمار کیا ہے مثلاً: المعجم الوسیط، الصحاح، لسان العرب

duziftaa@gmail.com

وغیرہ میں بھی دلدل اور قنفذ کے مابین فرق کے قائل نہیں، لہذا ان حضرات کی تحریر کے مطابق احناف کے نزدیک دونوں حرام ہیں۔

لیکن قدیم افغانی علماء اور آج کل کے جدید اہل تحقیق دونوں کو الگ نوع سمجھتے ہوئے قنفذ کو حشرات الارض میں سے شمار کر کے حرام قرار دیتے ہیں اور دلدل کو گھاس کھانے والا حیوان سمجھ کر حلال کہتے ہیں۔

ہاں مصباح اللغات میں دلدل کا ترجمہ سیہی سے کیا ہے اور قنفذ کو چوہے کی قسم قرار دیا ہے۔

افغانی علماء کہتے ہیں کہ قنفذ اور دلدل کے درمیان درجِ ذیل فروق ہیں:

(۱) قنفذ گندگی اور کیڑے مکوڑے کھاتا ہے، اور دلدل گھاس کھاتا ہے۔

(۲) قنفذ ہوام الارض میں سے ہے اور دلدل ایسا نہیں ہے۔

(۳) قنفذ ذو ناب شکاری ہے اور دلدل اس سے مختلف ہے۔

(۴) قنفذ کے پانچ انیاب ہیں اور دلدل کے چار دانت ہیں (اہل تجربہ افغانی علماء کے نزدیک اور جدید اہل تحقیق کے نزدیک دلدل کے دو دانت ہیں[Encarta])۔

(۵) قنفذ کتے کی طرح پانی پیتا ہے اور دلدل بکری کی طرح۔

ان فروق سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ قنفذ میں حرام جانوروں کی صفات پائی جاتی ہیں اس کے برعکس دلدل میں حلال جانوروں والے خصائل موجود ہیں۔

جن حضرات نے دلدل کو قنفذ کی بڑی قسم قرار دیا ہے تو ممکن ہے کہ دلدل دو قسم کے ہوں ایک قنفذ کی بڑی قسم جس کو عام اہل لغات بیان کرتے ہیں۔ (۲) دوسری قسم وہ ہے جس کی صفات اوپر مذکور ہوئیں۔

حضرت مفتی فرید صاحبؒ بھی دلدل کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتے تھے۔

شیخ بن باز کے ایک فتوے میں دلدل کے بارے میں مذکور ہے:

قد اختلف العلماء في حكمه فمنهم من أحله ومنهم من حرمه، وأصح القولين أنه حلال، ... وهو يتغذى بالنبات كالأرنب والغزال وليس من ذوات الناب المفترسة. (فتاوی الشيخ عبدالعزيز بن باز: ۲۳/۳۵).

duziftaa@gmail.com

جدید اہلِ تحقیق کی عبارات کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے:

دلدل خشکی میں رہنے والا جانور، جس کی خوراک نباتات کی جڑیں، گٹھلی، درخت کی چھال اور چھلکا ہے۔ (جانوروں کا انسائیکلوپیڈیا)۔

انکاٹا میں مرقوم ہے:

نباتات کھانے والا جانور، اس کا شماران جانوروں میں ہوتا ہے جن کے آگے دو بڑے دانت ہوتے ہیں، ان دو لمبے دانتوں سے پودوں کو کاٹتا ہے، انیاب نہیں ہوتے۔ (انکاٹا انسائیکلوپیڈیا)۔

بریطانیکا میں مرقوم ہے:

اکثر رات کے وقت نکلتا ہے۔ نباتات کھانے والا جانور ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا بریطانیکا)۔ واللہ ﷻ اعلم۔

قنفذ (سیہہ) کھانے کا شرعی حکم:

سوال: کیا قنفذ کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مذہب احناف میں قنفذ (سیہہ) کھانا شرعاً ناجائز ہے۔ پشتو میں ہم اس کو شیشکے کہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو حدیث شریف میں ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: ذكر القنفذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: "هو خبيث من الخبائث". (رواه ابوداود ۳۷۹۹، واحمد في مسنده ، ۸۹۵۴).

فتاویٰ شامی میں ہے:

ولا يحل ذو ناب ...ولا الحشرات ... كالفارة والوزغة وسام أبرص والقنفذ والحية والضفدع والزنبور والبرغوث والقمل والذباب والقراد. (الدرالمختار مع رد المحتار: ۶/ ۳۰۴، سعید).

النتف فی الفتاویٰ میں ہے:

وأما حشرات الأرض فإنها محرمة في قول أبي حنيفةؒ وأصحابهؒ ... مثل الحية الضب

duziftaa@gmail.com

واليربوع والقنفذ والسلحفاة والفارة وابن عرس وأشباهها. (النتف فی الفتاوی ،ص ١٥٠).

حیوۃ الحیوان میں ہے:

قال الشافعیؒ: يحل أكل القنفذ لأن العرب تستطيبه وقد أفتى ابن عمر رضي الله عنه بإباحته وقال أبوحنيفةؒ والإمام أحمد لا يحل لما روى أبو داود...الخ. (حیوۃ الحیوان:٢/٢٣٣).

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔